سورۃ الفیل

Chapter 105

The elephants (of Abraha, who invaded Mecca)

آیات 5

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِؕ ①

1-(انسانی زندگی کی اس قدر درست رہنمائی کے احکام وقوانین دینے والے دین کے ساتھ دشمنی کرنے والوں سے پوچھو کہ) کیا یہ تمہاری نگاہوں کے سامنے نہیں ہے کہ تمہارے نشو و نما دینے والے نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا تھا (جو اپنی قوت و طاقت کی بنیاد پر کعبہ کو تباہ کرنے اور وہاں کے بے قوت لوگوں کو محکوم بنانے آئے تھے)۔

اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍۙ ②

2-(اور ان سے پوچھو کہ) کیا اللہ نے ان کی (کسی بھی) خفیہ تدبیر کو ناکام و نامراد کر کے نہیں رکھ دیا تھا؟

وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَۙ ③

3-اور (جب وہ حملہ آور ہو کر اپنی پوری طاقت کا مظاہرہ کر رہے تھے تو) ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے گئے۔

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍۙ ④

4-مٹی کے پتھروں کی کنکریاں پھینکتے تھے۔

فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ⑤

ع 1 5 30

5-اور پھر (کنکریاں اس وقت تک پھینکتے رہے جب تک اس لشکر کا حال یوں نہیں ہو گیا کہ) جیسے وہ کوئی کھایا ہوا چورہ چورہ چارہ ہوتا ہے۔

(نوٹ: اصحاب الفیل کون تھے۔ ان کی معلومات کے بارے میں کوئی زیادہ تضاد نہیں ہے۔ اصحاب الفیل کے لفظی معنی ہیں ہاتھیوں والے یعنی ابراہہ کی فوج جس میں ہاتھی بھی شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابراہہ عیسائی تھا اور حبشہ کی طرف سے یمن کا وائسرائے تھا اور اس نے یمن کی حمیری ریاست کو ختم کر کے خود مختاری کا اعلان کر دیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے دارالحکومت صنعاء میں ایک خوبصورت گرجا بنوایا۔ اسے فانوسوں، قالینوں، قیمتی پردوں اور رنگ و روغن سے سجایا گیا تھا۔ اور پھر اس نے عربوں کو اس کے طواف کی دعوت دی۔ لیکن کعبہ کا طواف کرنے والے عربوں کو یہ نہایت ناگوار گزرا اور انہوں نے اُسے کعبہ کے مقابل کعبہ کا

تمسخر اڑانے کے مترادف جانا اور انہوں نے ابراہہ کی اس حرکت کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ابراہہ نے کعبہ کو گرانے کے لئے ایک فوج تیار کی جس میں چند ہاتھی بھی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب اس لشکر نے مکہ کے قریب ایک مقام صفاح میں ڈیرے ڈالے تو کعبہ کے متولی عبدالمطلب جو محمدؐ کے دادا تھے وہ ابراہہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کی فوج نے میرے اونٹ پکڑ لیے ہیں۔ وہ واپس کیجیے۔ ابراہہ نے طنزاً کہا! کہ حیرت ہے تمہیں اونٹوں کی فکر ہے لیکن کعبہ کی کوئی فکر نہیں۔ عبدالمطلب نے جواب دیا میں صرف اونٹوں کا مالک ہوں۔ رہا کعبہ تو اس کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ ابراہہ نے اونٹ تو لوٹا دیے مگر کعبہ پر حملہ کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ عبدالمطلب پہاڑ کے دامن میں یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جب ابراہہ کی فوج کعبہ کے قریب پہنچی تو سمندر کی طرف سے فوج در فوج بڑے بڑے پرندے چونچوں اور پنجوں میں کنکر لیے آ پہنچے اور جس بلندی سے وہ ان پر کنکر گرا رہے تھے تو ان سے ان کی بربادی ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ محمدؐ اس واقعہ کے تقریباً چالیس دن بعد پیدا ہوئے اور یہ سورۃ الفیل ان پر تقریباً 45 سال کی عمر میں جب وہ کعبہ ہی میں تھے تو نازل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے اصحاب الفیل کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ رکھی تھی۔ بہرحال، کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ تقریباً 13 مارچ 571ء میں پیش آیا۔ اسی سلسلے میں محققین کا ایک دوسرا گروہ ہے جس کی رائے یہ ہے کہ ابراہہ نے ہاتھیوں کی فوج لے کر کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے مکہ پر حملہ کر دیا اور اس کے لئے اس نے پہاڑیوں کی اوٹ میں خفیہ راستہ اختیار کیا لیکن گدھوں کے جھنڈ جو اپنی جبلی ذہانت کے مطابق جہاں جہاں فوج سے گوشت یا لاشیں ملتی ہیں تو وہ ساتھ ساتھ جھنڈ کے جھنڈ اوپر منڈلاتی رہتی ہیں۔ ان کے اوپر منڈلانے سے قریش عرب نے بھانپ لیا کہ کوئی لشکر ادھر آ رہا ہے چنانچہ وہ اپنی پہاڑیوں پر چڑھ گئے اور وہاں سے انہوں نے زور کا پتھراؤ کیا جس سے ہاتھی بھڑک اٹھے اور اپنی ہی فوج کو کچلتے ہوئے بھاگے اور یوں وہ تباہ ہو کر رہ گئے۔ اپنی تحقیق کے ثبوت میں وہ یہ کہتے ہیں کہ آیت میں یہ نہیں کہا گیا کہ پرندوں نے پتھر پھینکے بلکہ صرف اتنا ہے کہ ”پھینکتے تھے کنکریاں مٹی کے پتھروں کی“ بہرحال، یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ہاتھیوں والوں کا لشکر کعبہ کو مسمار نہ کر سکا اور مٹی کے پتھروں کی بارش سے تباہ ہو گیا کیونکہ اس وقت تک بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رکھا تھا اس لئے اس سورۃ کے ذریعۂ ان سب کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ تم اس دینِ حق کی مخالفت چھوڑ دو ورنہ تم بھی اسی طرح تباہ و برباد ہو جاؤ گے)۔